بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۲۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۲۷

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۹ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش | ۱۱ ذیقعد ۱۳۶۲ھ | ۹ نومبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ نبوت - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۰ بجے کی اطلاع مظہر ہے - کہ حضور کو بفضل خدا پاؤں کی تکلیف میں افاقہ ہے - احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بعارضہ بخار علیل ہی احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں -

کل مسجد اقصیٰ میں یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر زیر صدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال جلسہ ہوا - جس میں مختلف اصحاب نے مختلف انبیاء کی سیرت پر تقاریر کیں - اس جلسہ کی مفصل روئداد انشاء اللہ آئندہ کسی پرچہ میں شائع کی جائے گی -

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سیالکوٹ کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں -

مکرم مرزا برکت علی صاحب سابق امیر جماعتہائے ایران و عراق سات سال کے بعد رخصت پر قادیان پہنچے

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ تبلیغ احمدیت کس رنگ میں کرے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ اخاء ۱۳۲۲ ہش مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۴۳ء بمقام ڈلہوزی

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو مخاطب فرمایا ہے اور جن الفاظ میں مخاطب فرمایا ہے - وہ ہمارے لئے اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں - کہ حضرت نوح ؑ ان نبیوں میں سے سمجھے جاتے ہیں - جو دنیا پر بہت بڑا عذاب لائے تھے - ایسا عذاب لانے والا نبی بھی اگر ہمارے لئے ہدایت و رشد کا ایسا سبق پیش کرتا ہے - جو

نرمی اور عفو

پر مبنی ہے - تو وہ انبیاء جن کی تعلیم عفو اور رحم پر زیادہ مشتمل ہے - انکی امتوں کی ذمہ واری تو اور بھی بہت بڑھ جاتی ہے - حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں - اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ اعراف ع ۸) اس آیت میں انہوں نے اپنی

تبلیغ کا طریق

بیان فرمایا ہے - اور وہ ہتھیار اور حربہ بھی

بیان فرمایا ہے - جس کے ذریعہ وہ اپنے مخالفوں پر غالب آنے کی امید رکھتے ہیں - اس آیت میں

تین باتیں

ہیں - جن کے متعلق وہ دعویٰ کرتے ہیں - کہ اُن کے ذریعہ میں اپنے مخالفین کا مقابلہ کروں گا - گویا یہ

تین ہتھیار

ہیں - جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنہیں ملے تھے - پہلا ہتھیار یہ ہے - ابلغکم رسالات ربی - میں تمہارے سامنے وہ تعلیم پیش کرتا ہوں - جو میرے رب کی طرف سے مجھے ملی ہے - ربّ کا لفظ عربی زبان میں ایسی ہستی کے لئے بولا جاتا ہے - کہ جو ادنیٰ حالت سے ترقی دے کر کمال تک پہنچاتی ہے - گویا زندگی کے تمام شعبوں کے ساتھ اس کا واسطہ ہوتا ہے - ہم

مٹی کا ایک کھلونا

بناتے ہیں - جہاں تک اس کی ظاہری شکل کا تعلق ہے - اس کی تیاری کی کیفیتوں سے ہم واقف ہوتے ہیں - ہم جانتے ہیں - کہ اس کے پیٹ میں کتنا خلا ہے - اس کا سر ٹھوس ہے یا اندر سے خالی ہے - لیکن ہمارا علم اس کے متعلق اس وقت سے شروع ہوا - جب کھلونا بنانے کے لئے ہم نے مٹی کو گیلا کیا - اس سے قبل مٹی پر جو جو حالات گذرے - اور وہ جن جن کیفیتوں سے گذری ہے - ان سے ہم واقف نہیں ہو سکتے - مٹی کو گیلا کرنے کے بعد سے اس کا کھلونا بنانے تک کی حالتوں سے تو ہم آگاہ ہو سکتے ہیں مگر اس سے پہلے کی حالتوں کے بارہ میں ہمیں کوئی علم نہیں - جو حالت ہمارے ہاتھ سے اس پر وارد نہیں ہوئی - اس کے متعلق ہم نہ تو کچھ کہہ سکتے ہیں - اور نہ اس کے ذمہ وار ہیں - لیکن جو ہستی پہلی حالتوں کی واقف ہو - وہ ساری کی ساری کیفیات کو جان سکتی ہے - ایک بڑھئی

لکڑی کی کوئی چیز

بناتا ہے - وہ بتا سکتا ہے - کہ یہ اس طرح بنائی گئی ہے - مگر لکڑی کے اندر اگر کوئی مخفی کیڑا ایسا ہو - جسے انسان نہیں جانتا - اور ایسا باریک ہو - کہ نظر بھی نہ آتا ہو - اور وہ چند ہی روز میں اس لکڑی کو کھا لے - اور اس چیز کو برباد کر دے - تو اس بڑھئی پر اس کی ذمہ واری نہیں ہو سکتی - کیونکہ لکڑی کی تمام حالتوں اور کیفیتوں کا اُسے کوئی علم نہیں ہو سکتا - تمام وہ حالتیں جو شروع سے آخر تک کسی چیز پر گذری ہیں - ان کا علم رب کو ہی ہو سکتا ہے - اور

حضرت نوح علیہ السلام

فرماتے ہیں - کہ ابلغکم رسالات ربی - میں تمہیں وہ رسالات پہنچاتا ہوں - جو میرے رب کی طرف سے ہیں - اور رب وہ ہے - جو میری تمام طاقتوں اور قوتوں کو جانتا ہے - اور اس لئے وہ مجھے کوئی ایسا حکم نہیں دے سکتا - جو میری طاقت اور قوت سے باہر ہو - اگر اس نے ان پیغاموں کو پہنچانے کا مجھے حکم دیا ہے - تو وہ یہ بھی جانتا ہے - کہ میں ان کو پہنچا سکونگا - اور تمہیں زیر کر سکوں گا - ایک ناواقف شخص تو کسی کی طاقت سے زیادہ بوجھ اس پر لاد سکتا ہے - اور اسے حکم دے سکتا ہے - کہ اسے اٹھا کر فلاں مقام پر لے جاؤ - حالانکہ ممکن ہے - اس میں اتنا بوجھ اٹھا کر وہاں تک پہنچنے کی ہمت نہ ہو - اور وہ پہلی منزل پر پہنچ کر ہی رہ جائے - مگر خدا تعالیٰ جو میری طاقتوں سے پوری طرح واقف ہے - وہ جب کوئی پیغام مجھے دیتا ہے - تو وہ یقیناً ایسا ہی ہے - جو میں پہنچا سکتا ہوں - تو حضرت نوح علیہ السلام نے رسالات ربی کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے - کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا - کیونکہ یہ اس کا پیغام ہے - جو رب ہے - اور جو

ادنیٰ حالت سے اعلیٰ تک

پہنچاتا ہے - وہ اس حالت سے بھی واقف ہے - جو باپ کے نطفہ میں تھی -

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا ۔ ایڈیٹر :- غلام نبی

اور پھر وہ ماں کے رحم میں رہنے کے حالات سے بھی واقف ہے۔ میں جب پیدا ہوا۔ تو اس کے حکم سے ہوا۔ ماں کی چھاتیوں میں میرے لئے دودھ اسی کے حکم سے پیدا ہوا۔ جتنے بھی تغیرات لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں سالوں سے ہوتے آئے ہیں۔ وہ اس کے حکم اور اس کے علم سے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ میری طاقتوں اور قوتوں سے جتنا واقف ہے۔ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ میں خود بھی اتنا واقف نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ مجھے کہتا ہے۔ کہ یہ پیغام پہنچا دو۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ میں یقیناً اسے پہونچا سکوں گا۔ وہ میری طاقتوں کو خوب جانتا ہے۔ اور پھر جو

پیغام

اس نے دیا ہے وہ اپنے اندر ایسی خوبیاں رکھتا ہے۔ کہ وہ ضرور پہونچایا جاتا ہے۔ اور جس قوم کو وہ پیغام دیا جاتا ہے۔ وہ بھی یہ طاقت رکھتی ہے۔ کہ اسے سن سکے۔ کیونکہ یہ پیغام ان کے رب کی طرف سے ہے۔ جو ان کی طاقتوں سے خوب واقف ہے۔ اس لئے اس سے یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ غلط پیغام دے گا یا اسے دے گا۔ جس میں اسے پہونچانے کی طاقت نہ ہو۔

دوسرا لفظ

اس جملہ میں رسالت کا ہے۔ اس سے بتایا۔ کہ میرے رب نے یہ باتیں مجھے بطور پیغام دی ہیں۔ یعنی اس کام میں دوسروں کی طاقت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ جس طرح رب نے میری طاقت کا لحاظ رکھا ہے۔ تمہاری طاقت کا بھی لحاظ رکھا ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس پیغام کو ماننے کی تم میں طاقت نہیں ہے۔ غرض رسالت کا لفظ استعمال کر کے گویا حضرت نوحؑ یہ بتاتے ہیں۔ کہ مجھے بھی خدا تعالےٰ نے یہ توفیق دی ہے۔ کہ میں اسے پہونچا سکوں۔ اور تمہارے اندر بھی یہ طاقت رکھی ہے۔ کہ اُسے قبول کر سکو

تیسرا اشارہ

حضرت نوحؑ کے اس جملہ میں ابلغکم کے لفظ میں پایا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں خوب اچھی طرح اس پیغام کو پہنچا رہا ہوں۔ اور پہونچاؤں گا۔ بعض دفعہ ایک انسان کوئی کام کرنے کے قابل تو ہوتا ہے۔ مگر وہ اپنی تمام طاقتیں استعمال نہیں کرتا۔ مگر تبلیغ کے لفظ نے بتا دیا ہے۔ کہ جہاں حضرت نوحؑ اپنی قابلیت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور پیغام ایسا ہے کہ پہونچایا جا سکے۔ اور سننے والے اسے سننے اور قبول کر لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہاں وہ اس امر کا بھی دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ میں اپنے فرض کو کما حقہ ادا کرتا ہوں۔ اور پیغام کو پوری طرح پہنچا رہا ہوں۔ یہ

تینوں امر

کسی تعلیم کو دوسرے تک پہونچانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ (۱) اسے ایسے شخص کے ذریعہ دوسروں تک پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ جو پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو۔ (۲) جن کو وہ پہنچائی جائے۔ وہ اس کے ماننے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ (۳) یہ کہ جن کے سپرد اس تعلیم کا پہونچانا ہو۔ وہ اسے اچھی طرح پہنچا بھی دیں۔ غرض رب کا لفظ کہہ کر یہ بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت نوحؑ کو جو اس کام پر مقرر فرمایا۔ تو اسے اس کام کے کرنے کے قابل سمجھ کر مقرر فرمایا ہے۔ پھر رسالت کا لفظ رکھ کر بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دوسروں کو بھی اس قابل سمجھا۔ کہ وہ اس پیغام کو سن لیں۔ اگر وہ اس قابل نہ ہوتے۔ تو اس پیغام کے لئے رسالت کا لفظ استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ حضرت نوحؑ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میرے اندر یہ طاقت رکھی ہے۔ کہ میں اس پیغام کو پہونچا سکوں۔ اور تمہارے اندر یہ طاقت ہے۔ کہ اسے قبول کر سکو۔ تیسری بات ابلغکم کے لفظ سے بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ حضرت نوحؑ اس پیغام کو خوب اچھی طرح پہنچاتے ہیں۔ اور آئندہ پہنچائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال

ہمارے سامنے ہے۔ باوجود بیماری کے آپ رات دن لگے رہتے تھے۔ اور اشتہار پر اشتہار دیتے رہتے تھے۔ لوگ آپ کے کام کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ ایک اشتہار دیتے تھے۔ اس کا اثر دور نہیں ہوتا تھا۔ اور اس کی وجہ سے مخالفت میں جو جوش پیدا ہوتا تھا۔ وہ ابھی کم نہ ہوتا تھا۔ کہ دوسرا اشتہار آپ شائع کر دیتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ کہتے تھے۔ کہ ایسے موقعہ پر کوئی اشتہار دینا طبائع پر برا اثر ڈالے گا۔ مگر آپ اس کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ لوہا گرم ہی کوٹا جا سکتا ہے۔ اور ذرا جوش ٹھنڈا ہونے لگتا۔ تو فوراً دوسرا اشتہار شائع فرما دیتے تھے۔ اس کی وجہ سے پھر مخالفت کا شور بپا ہو جاتا۔ آپ نے رات دن اسی طرح کام کیا۔ اور یہی ذریعہ کامیابی کا ہے۔ اگر یہ ذریعہ ہم اختیار کریں۔ تو کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس بات کا خیال نہ کرنا چاہئیے۔ کہ مخالفت کم ہونے دی جائے۔ جماعت کا ایک حصہ جو

پیغامی اعتراضات

سے ڈر جاتا ہے۔ یہ سمجھتا ہے۔ کہ بعض اوقات خواہ مخواہ جوش دلایا جاتا ہے۔ اور ناواجب طور پر مخالفت کی آگ کو بھڑکا لیا جاتا ہے۔ مگر یہ خیال درست نہیں۔ ابلغکم میں یہی سبق دیا گیا ہے۔ کہ رات دن ایک کر کے کام کرنا چاہئیے۔ اور تبلیغ کے کام میں کسی وقت سستی نہ آنے دینی چاہئیے ابلغکم میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ میں تبلیغ کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھتا ہوں۔ اس سے آگے

ایک اور ضروری سبق

دیا گیا ہے۔ حضرت نوحؑ فرماتے ہیں وانصح لکم۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اخلاص کے ساتھ تبلیغ کرنی ضروری ہے۔ وہ شخص جسے تبلیغ کی جائے وہ محسوس کرے۔ کہ اسے تبلیغ کرنے والا دن رات اس کی خیر خواہی میں لگا ہوا ہے۔ عملاً اس سے ایسی ہمدردی ہونی چاہئیے۔ کہ اسے ہمدردی کا یقین ہو جائے یہ خیر خواہی اور ہمدردی ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے تبلیغ موثر ہو سکتی ہے۔ پرانے اطباء نے لکھا ہے۔ کہ جب کوئی دوائی بے اثر ہو جائے۔ اور طبیعت کے ساتھ مل جائے۔ تو اس کے ساتھ دارچینی ملا دینی چاہئیے۔ اس سے وہ پھر نفوذ پیدا کرتی ہے۔ گویا دارچینی اثر کو بڑھا دیتی ہے۔ اسی طرح جو تعلیم خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے۔

ہمدردی اور خیر خواہی

اس کے اثر کو بڑھانے کے لئے بمنزلہ دارچینی ہے۔ نصح خیر خواہی کو کہتے ہیں جب تک خدا تعالےٰ کی تعلیم کے ساتھ خیر خواہی کی دارچینی نہ ملائی جائے۔ اثر پوری طرح نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو تعلیم آتی ہے۔ وہ بے شک نہایت اعلےٰ ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی اسے لوگوں کے دلوں میں داخل کرنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ اسے پہونچانے والے اخلاص سے کام لیں۔ اور اپنی ہمدردی کا یقین دلائیں۔ یہ نہ ہونا چاہئیے۔ کہ وہ کہتے ہیں وہ مارا۔ وہ تباہی آئی۔ بلکہ ایسی ہمدردی اور خیر خواہی ہونی چاہئیے۔ کہ لوگ سمجھیں کہ یہ ہمارے باپ اور ماں سے بھی زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ بلکہ تکلیف دینے اور مخالفت کرنے والوں کے ساتھ بھی ہمدردی ضروری ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال

ہمارے سامنے ہے۔ طائف کے لوگوں نے جب آپ پر پتھر برسائے۔ تو جس وقت آپ واپس آ رہے تھے۔ جبریل آئے اور کہا۔ کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں اس زمین کا تختہ الٹا دوں۔ مگر آپ نے فرمایا نہیں انهم لا یعلمون۔ ان لوگوں کو سزا نہ دی جائے۔ کیونکہ ان کو علم نہیں۔ کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

بھی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی روایت ہے۔ مولوی صاحب اوپر کے کمرہ میں تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نچلے کمرہ میں دعا فرما رہے تھے۔ مولوی صاحب کی روایت ہے۔ کہ مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ جیسے کوئی عورت دردِ زہ کی وجہ سے کراہ رہی ہے۔ میں نے غور کیا تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرما رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ الٰہی لوگ طاعون سے مرتے جا رہے ہیں۔ اگر دنیا اس طرح تباہ ہوتی گئی تو ایمان کون لائیگا۔ حالانکہ طاعون آپ کی صداقت کا ایک نشان تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایسی شفقت آپ کے دل میں تھی۔ کہ طاعون سے ہلاک ہونے والوں کے متعلق آپ اس طرح تکلیف محسوس کرتے تھے۔ جیسے کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے کسی عزیز کی موت

پر تکلیف محسوس کرتا ہے۔ حالانکہ مرنے والے زیادہ تر وہی لوگ۔ تھے۔ جو آپ کی مخالفت کرتے تھے۔

تو یہ چیز ہے جو دوسرے پر اثر کرتی ہے۔ خالی مونہہ کا وعظ خواہ وہ خدا تعالےٰ کی باتوں پر ہی مشتمل کیوں نہ ہو۔ اتنا اثر نہیں کرتا۔ جیسے کوئی غذا خواہ کتنی اعلےٰ اور کتنی مفید کیوں نہ ہو۔ جو شخص بیمار ہے۔ جس کے اندر صفراء ہے۔ وہ اسے ہضم نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو تعلیم آتی ہے۔

روحانی بیمار

اسے ہضم نہیں کرسکتے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ نصح نہ ہو۔ اگر تبلیغ کرنے والے کے دل میں ہمدردی اور خیر خواہی ہو۔ وہ یہ خیال کرے۔ کہ اگر یہ مرا تو ہم بھی ساتھ ہی مریں گے۔ تو اس سے دشمن کا روحانی صفراء دور ہو جاتا ہے۔ اور دل میں خشیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور تبلیغ کی دوا اثر کرنے لگتی ہے۔ اور بیمار اس تعلیم کو ہضم کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ایک اور بات

جو حضرت نوح ؑ نے بیان فرمائی یہ ہے کہ اعلم من اللہ ما لا تعلمون یعنی اول تو ایسی تعلیم تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں جو خدا تعالےٰ نے بھیجی ہے۔ جس کے متعلق مجھ میں یہ قابلیت ہے۔ کہ اسے پہنچا سکوں اور میں پہنچا بھی رہا ہوں۔ اور میرے اس پہونچانے میں ایسی محبت اخلاص اور خیر خواہی بھری ہے۔ کہ ممکن نہیں کہ تم میں سے شریف الطبع لوگ پیچھے ہٹ سکیں۔ ہر شریف انسان میری محبت اور اخلاص کو دیکھ کر ضرور غور کرے گا۔ اور جب غور کرے گا۔ تو فائدہ بھی اٹھائے گا۔ لیکن جو غور نہیں کریں گے۔ اور فائدہ نہ اٹھائیں گے۔ تو انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون ایسے لوگوں کے بارہ میں مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہ بات معلوم ہے۔ جو تمہیں معلوم نہیں یعنی ان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب آنے والا ہے۔ جو ان کو تباہ کر دے گا۔ جہاں باقی باتیں پہلے بیان کی ہیں وہاں یہ عذاب کی بات بعد میں رکھی ہے۔ اور پھر اس کی وضاحت نہیں کی۔ بلکہ اسے مخفی رکھا ہے۔ یہ نہیں کہا۔ کہ جو نہیں مانیں گے۔ ان کا سر کچل دیا جائے گا۔ وہ تباہ ہو جائیں گے۔ بلکہ فرمایا کہ نہ ماننے کی صورت میں مجھے کچھ ان باتوں کا علم ہے۔ جو تمہیں نہیں بعض لوگ تو تبلیغ و رسالت سے متاثر ہو کر مان لیتے ہیں۔ لیکن جن کے

قلوب میں کوئی مرض

ہو۔ اور معمولی مرض ہو۔ وہ نصح سے دور ہو جاتا ہے۔ مگر جن کے دلوں میں ایسا مرض ہو۔ کہ وہ کسی طرح نہ ماننے والے ہوں۔ تو ان کے بارہ میں مجھے ایسی بات معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں۔ اس میں

انذار کا پہلو

ہے۔ اور انذار بھی کبھی مفید ہوتا ہے

پس ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ

اس رنگ میں تبلیغ

کریں۔ خدا تعالےٰ کی باتوں کو پیش کریں۔ اپنے نفس کی باتیں نہ کریں۔ وہ علم دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جو ان کے رب کی طرف سے آیا ہے۔ اور پھر اسے ساری طاقت کے ساتھ پیش کریں۔ دن رات ایک کرکے تبلیغ کریں۔ ہر شخص کے سامنے اس کی عقل اور سمجھ کے مطابق دلائل کو پیش کریں۔ اور سادہ رنگ میں بات کو پیش کیا جائے۔ اور اپنے اوپر وہ بوجھ نہ اٹھایا جائے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے پیدا نہیں کیا۔ بعض یونہی اپنے اوپر کوئی ذمہ واری لے لیتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ بات بیان فرمائی۔ کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ توسالہ

کے ایک شخص نبی بخش صاحب نے یہ سمجھ لیا۔ کہ آپ نے جو یہ نکتہ بیان فرمایا ہے۔ اس کا ثابت کرنا اب میرے ذمہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہنا شروع کیا۔ کہ میں ہر بات قرآن شریف سے ثابت کرسکتا ہوں۔ اس زمانہ میں بوروں کی لڑائی ہو رہی تھی۔ کسی نے پوچھا قرآن شریف میں اس کا ذکر ہے۔ تو جھٹ کہہ دیا کہ قوماً بورا جو آیا ہے۔ گویا انہوں نے اپنے سر پر وہ بوجھ اٹھا لیا۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں پیدا نہ کیا تھا۔ پس چاہیئے۔ کہ تبلیغ میں جہاں دوسرے کی قابلیت کا خیال رکھا جائے۔ اپنی قابلیت کا بھی رکھا جائے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جس شخص کو قرآن نہیں آتا۔ وہ بھی ضرور تفسیر بیان کرنا اپنا فرض سمجھے۔ یا عربی نہ آتی ہو۔ تو بھی ضرور عربی دانی ثابت کرے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر

شخص کے حسب حال دلائل رکھے ہیں۔ وہی پیش کرنے چاہئیں۔ یہ غلطی ہے۔ کہ دوسرے کے کام کو اپنے ذمہ لے لیا جائے

ایک اور غلطی

بعض لوگ تبلیغ میں یہ کرتے ہیں۔ کہ خواہ مخواہ کی کج بحثی شروع کر دیتے ہیں۔ اور ملنٹوں کی طرح سارا سارا دن لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ یہ طریق بالکل غلط ہے۔ چاہیئے۔ کہ جسے تبلیغ کی جائے وہ محسوس کرے۔ کہ اس مبلغ کے دل میں میرے لئے

حقیقی درد اور سچی ہمدردی

ہے۔ اس طرح بھی اگر اثر نہ ہو۔ تو مومن کو یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کو ضرور پھیلانا ہے۔ اس لئے جو بھی اس کی راہ میں روک بنے گا۔ اور مقابلہ پر آئے گا۔ وہ ضرور تباہ ہوگا۔ یہ یقین

بھی کئی دلوں کو پھیر دیا کرتا ہے۔ مگر یہ بات سب سے آخر میں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جو گڑ سے مر سکے۔ اسے زہر دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں جو محبت اخلاص اور خیر خواہی سے نہیں مانتے۔ عذاب الٰہی انہیں تباہ کر دیتا ہے

ہمارا فرض

صرف اتنا ہے۔ کہ یہ بھی بتا دیں کہ نبیوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تلوار بھی ہوتی ہے اور جو لوگ نرمی اور محبت سے نہیں مانتے اللہ تعالےٰ کی تلوار انہیں کاٹ دیا کرتی ہے ٭

تحریک جدید سال نہم کے چندہ کی آخری میعاد

بالشک دوشنبہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۳ء وہ دن ہے۔ جس میں تحریک جدید کے ہر مجاہد کا وعدہ مرکز میں سو فیصدی داخل ہو جانا از بس ضروری ہے۔ کیونکہ سال نہم کی یہ آخری تاریخ ہے۔ مگر احباب یہ بھی یاد رکھیں کہ تحریک جدید کے مجاہدوں کا نو سالہ حساب ۲۵ نومبر ۴۳ء کے بعد وصول ہونے والے احباب کو نہیں ارسال کیا جا سکے گا۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نومبر کے تیسرے عشرہ کے جمعہ میں آئندہ سال کی تحریک فرمایا کرتے ہیں۔ اور اس سال کی تحریک ہے بھی دسویں سال کی۔ اور آخری سال کی۔ پس دفتر چونکہ دسویں سال کے وعدوں کے کام میں مصروف ہو جائے گا۔ اس لئے ۲۵ نومبر ۴۳ء کے بعد جن کا چندہ تحریک جدید سال نہم وصول ہوگا۔ ان کو ان کا نو سالہ حساب نہیں ارسال کیا جا سکے گا۔ ہاں جن کا ۲۵ نومبر ۴۳ء کی شام تک مرکز میں داخل ہو جائے گا۔ انہیں انشاء اللہ تعالےٰ نو سالہ حساب ارسال کر دیا جائے گا پس جنہوں نے سال نہم آج تک ادا نہیں کیا۔ وہ کوشش کریں۔ کہ ۲۵ نومبر ۱۹۴۳ء سے پہلے پہلے اپنا چندہ مرکز میں داخل کر دیں۔ تا انہیں نو سالہ حساب بھی مل جائے۔ اور سال دہم کی شاندار قربانیوں میں بھی شامل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔

(نوٹ) یاد رہے کہ جو ابتدائے سال میں ہی سال نہم ادا فرما چکے تھے۔ وہ بجائے سال دہم کا چندہ شاندار اور قابل تعریف اضافہ کے ساتھ بھیجیں

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے سالانہ جلسہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (یکشنبہ۔ دوشنبہ۔ سہ شنبہ) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے لوگوں کو ان تاریخوں سے مطلع کر دیں۔ تاکہ وہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اس کی برکات حاصل کرسکیں ٭ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیعہ اصحاب کی طرف سے تین چیلنج اور ان کا جواب

۳۰-۳۱ اکتوبر ۱۹۴۳ء انجمن اثنا عشریہ سیالکوٹ جموں و کشمیر کا سالانہ اجلاس سیالکوٹ شہر میں ہوا۔ جب ہمارا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷ اکتوبر کو ہوا۔ تو اس میں مولوی محمد نذیر صاحب لائل پوری مولوی فاضل نے امامت اور خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج دعا مباہلہ کے متعلق جو حضور نے کتاب سر الخلافہ میں شیعہ مجتہدین کو دیا تھا۔ پیش کیا۔ اور فرمایا کہ آجتک کسی شیعہ مجتہد نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اور یہ چیلنج آج بھی موجود ہے اس تقریر کے بعد شیعہ اصحاب نے کہا کہ ہم اپنے جلسہ میں جواب دیں گے شیعہ مقررین نے ۳۱ اکتوبر کو پچھلے اجلاس میں تو صرف اشارۃً و کنایۃً اعتراضات کئے۔ حافظ کفایت حسین صاحب نے یہ اعتراض کیا۔ کہ نبی مشرک نہیں ہوتا۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ حیات مسیح کا عقیدہ شرک ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں اس عقیدہ پر بہت دیر تک قائم رہا۔ لہذا آپ (نعوذ باللہ) مشرک تھے

رات کے اجلاس میں سید عنایت علی شاہ صاحب ایڈیٹر دُرِ نجف نے تمسخرانہ لب و لہجہ میں جماعت احمدیہ کو تین چیلنج دئے۔

اول یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔ سید صاحب نے اس کا ثبوت طلب کرتے ہوئے ایک کہانی سُنائی۔ اور وہ یہ کہ میں نے یہ فقرہ اپنے اخبار میں نقل کر دیا جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ مجھے اس مقدمہ میں پانچ ہزار روپیہ خرچ کرنا پڑا۔ سید عنایت علی شاہ صاحب نے کہا۔ کہ میں احمدی ہو جاؤں گا اگر جماعت احمدیہ یہ فقرہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی کسی اخبار یا کسی اشتہار میں دکھا دے

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الانذار میں قرآن مجید کی آیت اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ کی بجائے کتابت کی غلطی سے موعظۃ پہلے اور حکمۃ بعد میں چھپ گیا ہے۔ سید صاحب نے اس کے متعلق بھی چیلنج دیا۔ کہ جماعت احمدیہ بعینہ اسی طرح جس طرح الانذار میں قرآن مجید کی یہ آیت چھپی ہے دکھا دے۔ تو میں احمدی ہو جاؤں گا

سوم۔ ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی پاکٹ بک میں اس مضمون کی ایک عبارت درج ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باغ فدک کے دعوی کے متعلق جب فیصلہ دیا۔ تو وہ اُن سے راضی ہو گئیں۔ پاکٹ بک مطبوعہ ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۲۹۴ پر اس عبارت سے پہلے کتاب حجاج السالکین کا نام درج ہے۔ سید عنایت علی شاہ صاحب نے چیلنج کیا۔ کہ ثابت کیا جائے۔ یہ کوئی شیعوں کی کتاب ہے۔ سب سے آخر میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاء مباہلہ کے چیلنج کے متعلق کہا۔ کہ مرزا صاحب کا چیلنج ان کے زمانہ میں قبول کر لیا گیا تھا۔ اور کسی صاحب حسن مرزا نے ایک کتاب میں چیلنج منظور کیا تھا۔ مگر مرزا صاحب نے فرار اختیار کیا۔ جلسہ کے آخر میں سید عنایت علی شاہ صاحب سے یہ چیلنج تحریری طور پر طلب کئے گئے۔ مگر لوگوں نے شور ڈال دیا۔

دوسرے روز مولوی محمد نذیر صاحب معہ چند احمدی اصحاب سید صاحب کے ایک معزز شیعہ دوست کے مکان پر جا کر ملے۔ اور اُن سے اس کتاب کا نام دریافت کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج کسی شیعہ نے قبول کیا تھا۔ مگر انہوں نے کہا۔ سٹیج کی باتیں وہیں ہوتی ہیں۔ اس کے بعد میں نے کبھی کسی سے کوئی بات نہیں کی بار بار ان سے استدعا کی گئی۔ کہ کتاب کا نام بتادیں۔ مگر وہ انکار پر قائم رہے۔

یکم نومبر کی رات کو مسجد کبوترانوالی میں ۹ بجے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد نذیر صاحب نے حافظ کفایت حسین صاحب اور سید عنایت علی شاہ صاحب کے اعتراضات کے جوابات بالتفصیل دئے۔ آپ نے بتایا۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے کہ حیات مسیح کا عقیدہ منجر الی الشرک ہے۔ یعنی شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔ چنانچہ اس عقیدہ کی وجہ لوگ عیسائیوں کے دھوکہ میں جلدی آجاتے ہیں۔ اور حیات مسیح کی وجہ سے ہی عیسائی حضرت مسیحؑ کی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت ثابت کرتے ہیں۔ اس طرح اس عقیدہ کی وجہ سے لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے اور مشرک بن گئے۔ گویا حیات مسیح کا عقیدہ شرک نہیں۔ بلکہ یہ شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ سید عنایت علی شاہ صاحب کے چیلنجوں کے متعلق کہا۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں نہیں لکھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ لکھا ہے کہ "حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے"۔ اس لئے جماعت احمدیہ قطعاً اس بات کی ذمہ وار نہیں۔ کہ یہ ثابت کرتی پھرے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ فقرہ لکھا ہے۔ ہاں مولوی صاحب نے یہ ضرور لکھا ہے کہ

" خدا تعالےٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کریں "

(اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء) اس کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب نے لمبی عمر پائی۔

دوسرے چیلنج کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ یہ کتابت کی غلطی ہے اور ایسی غلطیاں ہر فرقہ کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔

تیسرے چیلنج کے متعلق کہا۔ خادم صاحب خود ہی بتائیں گے۔ کہ وہ کتاب ہے یا کتابت کی غلطی سے نام غلط لکھا گیا ہے۔ مگر اصل مدعا کتاب کا نام نہیں ہوتا۔ بلکہ مضمون سے ہوتا ہے۔ اور اسی مضمون کی عبارت شیعوں کی کتاب نہج البلاغت میں موجود ہے۔

پھر عنایت علی شاہ صاحب کے ملنے اور ان سے کتاب کا نام دریافت کرنیکا تمام واقعہ حاضرین کو سنایا۔ اور چیلنج دیا کہ وہ اس کتاب کا نام بتائیں بلکہ شیعہ اصحاب کا فرض ہے کہ وہ یہ کتاب ہمیں منگوا کر دیں۔ جسکی قیمت ہم ادا کریں گے حاضرین جلسہ میں شیعہ اصحاب بھی تھے ٭

خاکسار غلام رسول جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیالکوٹ

مجربات
مریضوں کو خوشخبری

(۱) حفسیم خونی و بادی بواسیر کیلئے اکسیر قیمت صرف دو روپیہ

(۲) علاج گردہ۔ درد مثانہ۔ پتھری پیشاب کی پیپ اور اسکے رک رک کر آنے میں از حد مفید قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ

(۳) مولد خون۔ خون کی کمی کو پورا کرنے اور پھوڑے پھنسی کا بہترین علاج دو روپے آٹھ آنے

بفضلہ تعالیٰ یہ سب آزمودہ مجرب ادویات ہیں

ملنے کا پتہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۹۴۲ منکہ امۃ الحفیظ احمدی زوجہ ہارون رشید احمدی عمر ۱۷ سال ساکن ملاساہی ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور ملک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ حق مہر جو میرے شوہر پر واجب الادا ہے۔ مبلغ ۴۲۶ روپے۔ اور زیور طلائی قیمتی اندازاً ۳۳۲ روپے اور زیور نقرئی قیمتی اندازاً ۱۸۲ روپیہ۔ میزان کل ۹۴۰ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے شوہر فی الحال بطور جیب خرچ ماہوار ۱؎ ایک روپیہ چار آنہ مجھے دیا کرتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ بوقت وفات اس کے علاوہ میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی ایسی رقم بعد وصیت اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ رقم میرے ذمہ وصیت کے واجب الادا حصہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ الامۃ:۔ امۃ الحفیظ بی بی۔ گواہ شد خاکسار سید محمد زکریا احمدی ٹیچر این۔ سی۔ ایم ای سکول بھدرک۔ گواہ شد۔ ہارون رشید احمدی ملاساہی بھدرک۔

۶۹۴۳ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ منشی عبد الغنی سیکرٹری انجمن احمدیہ ادجلہ قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ادجلہ ڈاکخانہ و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں نے اپنے خاوند سے مبلغ دو صد روپیہ نقد مہر وصول کر کے زیور بنوا لیا ہے (اصل میں میرا پورا مہر -/۵۰۰ روپیہ تھا لیکن میں اسی نکاح کے موقعہ پر -/۳۰۰ روپیہ نقد اپنے خاوند سے وصول اخراجات متعلقہ پر خرچ کر چکی ہوئی ہوں) اور مبلغ -/۵۶ روپیہ سابقہ زیور تھا۔ لہذا اب میں کل مبلغ -/۲۵۶ روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر کرتی ہوں۔ جس کے ۱/۸ حصہ کے مبلغ -/۳۲ روپے ہوتے ہیں۔ جو میں انشاء اللہ باقساط جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ مجھ کو سرٹیفکیٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

41
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطا فرمایا جاوے۔ نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا ہوجاوے تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت عائد ہوگی۔

الامۃ:۔ رشیدہ بیگم زوجہ منشی عبدالغنی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اوجلہ۔ رشیدہ بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ خاکسار فقیر علی احمدی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی ولد مولوی الہ دین صاحب مرحوم خاوند موصیہ بقلم خود

۶۹۴۶ منکہ عالم بی بی زوجہ مستری محمد شفیع قوم لوہار پیشہ لوہار عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ باجوہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے سوائے کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ اس دو سو روپیہ حق مہر کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو بیس روپے ہوتے ہیں۔ الامۃ:۔ عالم بی بی زوجہ مستری محمد شفیع قوم لوہار احمدی ساکن چونڈہ۔
گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ ۹/۱۲/۴۳ گواہ شد:۔ مستری محمد شفیع خاوند موصیہ سکرٹری انجمن احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

۶۹۵۵ء منکہ سکینہ بیگم زوجہ مرزا محمد یعقوب قوم مغل عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا خاوند واقف زندگی ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے حسب قواعد جو گذارہ ملتا رہیگا (جب تک اور جس شرح سے) اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ میرا حق مہر پانچ صد روپے ہے۔ جو کہ بصورت زیورات وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی رقم نقد دفتر بہشتی مقبرہ قادیان میں ادا کر چکی ہوں اور رسید حاصل کرلی ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر بوقت وفات کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کردنگی۔ حصہ جائیداد کی مکمل ادائیگی کے علاوہ چندہ شرط اول اور اعلان کی رقم بھی ادا کر دی ہے۔ الامۃ:۔ سکینہ بیگم موصیہ ۱۵/۹/۴۳
گواہ شد:۔ مرزا محمد یعقوب واقف زندگی خاوند موصیہ پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک۔ گواہ شد محمد اشرف بقلم خود سابق محاسب وناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

۶۹۵۱ منکہ حنیف احمد کپورتھلوی ولد منشی عبدالسمیع صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالفضل ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد پچیس ۲۵ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور حصہ آمد ۱/۱۰ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہونگا۔
العبد:۔ حنیف احمد کپورتھلوی کارکن سٹور آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان
گواہ شد:۔ محمد یوسف سٹور کیپر آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان۔ ۱۵/۹/۴۳
گواہ شد:۔ عبدالعزیز احمدی سٹور کیپر آئرن میٹل کمپنی قادیان۔

تریاق کبیر
سم با سمیٹے تریاق ہے پھانسی
نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔
قیمت فی شیشی ۱۲/ درمیانی شیشی ۸/ چھوٹی شیشی ۹/
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

۶۹۵۲ منکہ فضل الہٰی ولد فتح محمد صاحب قوم راجپوت رگ بنس پیشہ درزیاں عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بن باجوہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ اگست ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد ایک مشین کپڑے سینے والی اور کچھ برتن گھر کے ہیں۔ جن کی موجودہ وقت کے لحاظ سے قیمت مبلغ ۲۵/ روپے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس وقت مشاہرہ پر قادیان میں سینے کا کام کرتا ہوں جس کی آمد ماہوار مبلغ ۳۰/ روپے تک ہے۔ اس ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اور مبلغ ۱۲۵/ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کی ادائیگی جو کرونگا۔ اسکی رسید الگ لونگا۔ وہ اس سے منہا سمجھا جائیگا۔ یعنی میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فضل الہٰی بقلم خود
گواہ شد۔ گلاب الدین احمدی برادر حقیقی موصی۔
گواہ شد۔ محمد ثناء اللہ احمدی دارالعلوم بقلم خود

۶۹۴۸ منکہ جلال الدین فیروزپوری ولد مولوی محمد الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر قریباً ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن فیروزپور شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی سکنی ۱۰ کنال واقعہ محلہ دارالعلوم ہے۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمد ۱۳۵/ روپے ہے۔ اور مبلغ دو صد روپیہ نقد جمع ہے اور دس مرلہ کی قیمت اندازاً چار سو روپیہ ہے۔ میں اپنی جائیداد یعنی زمین چار سو روپیہ اور نقد ۲۰۰/ روپیہ کل ۶ سو روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت بھی جو جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ جلال الدین ولد مولوی محمد الدین صاحب فیروزپوری حال مقیم قادیان ملازمت لاہور، اورڈننس ڈپو لاہور۔
گواہ شد۔ علی محمد پنشنر ہیڈ کلرک بیت المال
گواہ شد۔ محمد اسمعیل بقلم خود کارکن بیت المال

۶۹۵۴ منکہ سید ولایت شاہ ولد سید حسین علیشاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت پنشنر تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک عدد مکان پختہ قیمتی مبلغ ۲۵۰۰/ روپیہ کا محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ اور ایک عدد مکان بہت چھوٹا سا مع تین دو دکانات پختہ برلب روڈ منڈی گورداسپور واقعہ ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہے۔ کل قیمت غیر منقول جائیداد تخمیناً ۳۵۰۰/ پینتیس سو روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری پنشن ۲۵/ روپے ماہوار ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ تازیست ادا کرتا رہونگا۔ اس وقت دکانات ومکانات مبلغ ۵ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھے ہوئے ہیں۔ کرایہ کی کمی بیشی کے حساب سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ چندہ شرط اول ایک روپیہ اور مبلغ تین روپے برائے اعلان وصیت کل ۴/ مبلغ چار روپے ادا کرتا ہوں۔ وصول پاکر رسید ارسال فرمائیے۔ غیر منقول جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ میں سے رقم ادا کرکے رسید حاصل کرلوں وہ رقم حصہ جائیداد میں سے منہا سمجھا جائے گا۔ ۱/۱۰ حصہ جائیداد ...

زود اثر ہے
چوہدری گلاب خانصاحب نمبردار ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ "میری بہو کو عرصہ ۵ سال سے ہسٹریا تھا۔ ایک دن میں ۴، ۵ دورے ہوتے تھے۔ میں نے آپکی دوا رسیڈوٹین منگا کر دی جس سے صرف ۳ دن میں ہی دورے بالکل رک گئے۔ جناب کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ دوا واقعی زود اثر ہے۔"
دواخانہ "طب جدید" قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۶ نومبر۔ مارشل سٹالین نے ایک خاص اعلان میں بیان کیا ہے کہ آج صبح یوکرین کے اولین محاذ کی روسی افواج نے دشمن کی افواج سے دلیرانہ آگے بڑھ کر یوکرین کے پایۂ تخت کیف پر قبضہ کر لیا ہے۔ کیف پر قبضہ ہونے کے بعد روسی فوج دریائے نیپر کے دائیں کنارے کے اہم مورچوں پر قابض ہو گئی ہیں۔

لاہور ۶ نومبر۔ سیتلا مندر کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عدالت نے حکم دیا ہے۔ کہ مہنت بلدیو گر کو برطرف کر دیا جائے۔

لنڈن ۶ نومبر۔ پیرس ریڈیو نے یہ اعلان کیا ہے کہ فرانس پر اتحادی بہت جلد فوجیں اتار دینگے۔ آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حملہ بڑے وسیع پیمانہ پر کیا جائیگا۔ فرانس پر نہایت نازک وقت آنے والا ہے۔

لنڈن ۶ نومبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم جاپان نے ایک کانفرنس بلائی ہے۔ جس میں محوری حکومتوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔

لنڈن ۶ نومبر۔ آسٹریا کو جرمنی سے آزاد کرانے کے لئے صلاح و مشورہ کی خاطر آسٹریا کا ایک سابق وزیر انقرہ پہنچ گیا ہے۔

دہلی ۶ نومبر۔ ۱۶ جولائی اور ۳۱ اکتوبر کے درمیان ۱۹۶۰۰ ٹن خوردنی اجناس کلکتہ پہنچیں۔ اس مقدار میں وہ اجناس شامل نہیں جو بنگال کے دوسرے علاقوں میں پہنچائی گئیں۔ نہ ہی وہ تعداد شامل ہے۔ جو آزاد تجارت کے زمانہ میں موصول ہوئی۔

دہلی ۷ نومبر۔ ہندوستانی ہوائی کمان نے یہ اعلان کیا ہے کہ گذشتہ رات اکیاب کے شہر میں ہوائی حملہ کیا گیا۔ جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ دن کے وقت بھی دشمن کی چوکیوں پر بم برسائے گئے۔ جو نشانوں پر لگے۔ ہمارے سارے ہوائی جہاز بسلامت واپس آ گئے۔

واشنگٹن ۷ نومبر۔ بحرالکاہل میں جاپانیوں کو ایک بحری لڑائی میں سخت شکست نصیب ہوئی ہے۔ رباؤل کی بندرگاہ پر کئی جہازوں نے حملے کئے۔ دو کروزر ڈبو دئے گئے اور آٹھ کو نقصان پہنچایا گیا۔ ۲۶ جاپانی ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ نیو برٹن کے مغرب میں ایک تیل لے جانے والے جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ اور ایک تجارتی جہاز پر بم باری کی گئی جس سے اتنے آگ لگ گئی۔

ماسکو ۷ نومبر۔ روسی فوجیں کیف پر قبضہ کرنے کے بعد جنوب اور مغرب میں دشمن کی بچی کھچی فوجوں کا تعاقب کر رہی ہیں سات اور شہروں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ کیف کے ہاتھ سے نکل جانے کے متعلق جرمنی میں جو سرکاری اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ پہلے سوچے ہوئے پروگرام کے مطابق جرمن فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اس علاقے میں جرمنوں کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

لاہور ۶ نومبر۔ پنجاب اسمبلی نے اپنے ۵ نومبر کے اجلاس میں کثرت رائے سے گندم پر کنٹرول کے خلاف قرارداد پاس کر دی ہے۔

ماسکو ۶ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ موسم گرما کی جنگ میں روسیوں نے تین لاکھ پچاس ہزار مربع کیلومیٹر ملک جرمنوں سے خالی کرا لیا ہے۔ روسی فوجوں نے ۱۲۰۰ میل لمبے محاذ پر ۱۸۰ میل سے ۲۷۰ میل تک پیشقدمی کی ہے۔ ۳۸ ہزار قصبات دیہات اور شہر جرمنوں سے چھین لئے ہیں اس جنگ میں ۹ لاکھ جرمن ہلاک ہوئے۔ ۹۸ ہزار محوری سپاہی قید کئے گئے۔ اور ساڑھے چار لاکھ کے قریب زخمی ہوئے۔

نیترہ کونا (بنگال) ۶ نومبر۔ تین سے ۱۲ سال تک کی عمر کی فاقہ کش لڑکیاں مقامی قحبہ خانوں میں دس آنے سے ڈیڑھ روپیہ تک قیمت فروخت ہو رہی ہیں۔ حکام انسداد کی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۵ نومبر۔ دارالعوام میں ہندوستان میں قحط پر بحث کرتے ہوئے مسٹر لورینس نے کہا کہ قحط پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر چیز کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ جن چیزوں کی کسانوں کو ضرورت ہے۔ ان کی قیمتوں میں چار یا پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ غلوں کی قیمتیں پانچ اور سات گنا۔ اور عام ضروریات کی چیزوں کی قیمتیں ۹ گنا بڑھ گئی ہیں۔ اور قیمتوں میں اضافہ کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ نوٹ بہت پھیل گئے ہیں اور اسکی ذمہ داری حکومت ہند کے سوا اور کسی پر عائد نہیں ہوتی اب نئے نوٹ نہیں پھیلانے چاہئیں۔ اور قوت خرید کو کم کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ غلوں کی قیمتوں کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہندوستان کے باقی حصوں میں بھی ویسے ہی راشننگ سسٹم قائم کرنا چاہیئے جیسا کہ بمبئی میں قائم کیا گیا ہے۔ ہندوستان سے غلہ کی برآمد بند کر دی جائے۔ جبتک حالت درست نہیں ہو جاتی۔ اور باہر سے زیادہ سے زیادہ غلہ بھیجا جائے۔ اگر ہندوستان کا قحط دور نہ ہو سکا۔ تو یہ ہماری ایک فوجی شکست ہو گی۔

وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ خوراک کی کمی کا مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چند دن ہوئے لارڈ وولٹن نے کہا تھا کہ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہر جگہ غلہ کا قحط نہ پڑ جائے۔ امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ نے کہا تھا۔ کہ ۱۹۴۴ء میں خوراک کی کمی ساری دنیا کے لئے پریشانی کا موجب بنے گی۔ خطرہ ہے کہ کروڑوں انسان بھوک سے دوچار نہ ہو جائیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم پر ہندوستان کے قحط کو دور کرنے کی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ ہندوستان کی موجودہ صورت حال پر قابو پا لینا کوئی آسان کام نہیں۔ اس وقت سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ جنگ کو جلد ختم کیا جائے۔ ہندوستان کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے یہی ایک ذریعہ ہے۔ جنگ ہی ہندوستان کی موجودہ پریشانی کا موجب بنی ہے۔

لنڈن ۷ نومبر۔ اٹلی کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ پانچویں امریکن فوج کل جرمنوں کی اگلی چوکیوں پر پہنچ گئی ہے۔ اور یہاں پر سخت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ادھر آٹھویں برطانی فوج کے کئی دستوں نے آگے بڑھ کر کئی اور مقامات اور پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان پہاڑیوں میں بال مونٹی۔ کوٹیلا کی پہاڑیاں بھی شامل ہیں۔ بعض انگریزی اور کینیڈین دستے ایزرنیا سے تین میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور کئی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں کے اتحادی ہوائی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ ہمارے ہوائی جہاز دشمن کی توپوں کی چوکیوں۔ ریلوں۔ رسد اور کمک کے اڈوں پر لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ کل انہوں نے فوجی گاڑیوں پر بہت نزدیک سے حملے کئے۔ چالیس گاڑیوں کو برباد اور پچاس کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۷ نومبر۔ برطانی ہوائی وزارت کا اعلان مظہر ہے کہ آج امریکن اور انگریزی بمباروں نے مغربی جرمنی میں دشمن کے ٹھکانوں پر بہت حملے کئے۔ کئی ہوائی اڈوں اور ریلوں کو نشانہ بنایا۔

دہلی ۷ نومبر۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس سال مدراس اور سی۔ پی میں فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔ مدراس میں چنوں کی فصل ایسی اچھی ہوئی ہے۔ کہ ۵۰۰۰ ٹن چنے ضرورت سے زیادہ بچ گئے ہیں۔ جو کمی والے علاقوں میں بھیجے جا سکیں گے۔ امید ہے کہ سی۔ پی کی فصل بھی اچھی ہو گی۔ کیونکہ یہاں بارش تسلی بخش ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ یہاں سے کمی والے علاقوں میں جوار اور چاول بھیجے جا سکینگے۔

پشاور ۷ نومبر۔ راشننگ ایڈوائزر گورنمنٹ آف انڈیا نے پشاور میں بازار کا معائنہ کیا۔ اور کئی دوکانوں کو دیکھا۔ آپ نے پشاور کے فوڈ ممبر اور دوسرے وزیروں سے بھی ملاقات کی۔

کونین ٹکیاں ٹیبلٹس برائے ملیریا

۱۰۰ ٹکیہ دو روپیہ

دی کونین سٹورز قادیان

عزیز کاربالک منجن

دانتوں کی جملہ امراض کا علاج

قیمت فی اونس ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ عزیز کاربالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

حیاتین

یہ گولیاں معدہ اور انتڑیوں کے امراض کے علاوہ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ اسہال۔ قے اور پیچش کے لئے بیحد مفید ہیں۔ موسم برسات میں ان کا ہر گھر میں موجود رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ بسا اوقات اچانک ضرورت پڑ جاتی ہے۔ یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ۔ زکام اور دمہ کو بھی نافع ہے۔ قیمت ایک روپیہ کی ۲۰ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان